6

پاکستان میں رائج گواہان کوتحفظ فراہم کرنے کے قوانین

(Witness Protection Laws in Pakistan)

فوجداری مقدمات میں سزا کا دارومدار شہادتوں پر ہوتا ہے۔ جرائم کے مرتکب افراد جب قانون کی گرفت میں آتے ہیں تو اُن کو سزا دلوانے میں رائج فوجداری نظام، معتبر شہادتیں اور ٹھوس ثبوت انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عموماً ایسے واقعات کے گواہان عام شہری ہوتے ہیں لہٰذا بعض اوقات وہ دہشت گردوں اور جرائم پیشہ منظم گروہوں کے خوف سے شہادت دینے سے کتراتے ہیں اور اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کے لیے سامنے نہیں آتے باوجود اس کہ کے اِن کی گواہی مجرمان کو کیفر کردار تک پہنچانے میں ممد و معاون ہو سکتی ہے لیکن عدم تحفظ کا احساس اُن کو گواہی دینے اور مصدقہ معلومات بہم پہنچانے سے باز رکھتا ہے۔ اِس ضمن میں ضروری ہے کہ عوام کو ریاست کی جانب سے یہ اطمینان دِلایا جائے کہ گواہی / شہادت دینے کی صورت میں اِن کی جان و مال کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہوگا۔

اقوامِ متحدہ کی قرار داد برائے انسدادِ منظم بین الاقوامی جرائم (The United Nations Convention against Transnational Organized Crime) کا آرٹیکل 24، رُکن ریاستوں سے تقاضہ کرتا ہے کہ وہ منظم جرائم کے گواہان کو انتقامی کارروائیوں اور دھمکیوں سے محفوظ رکھنے کے لیئے مؤثر اقدامات اُٹھائیں۔ بدقسمتی سے پاکستان جو منظم دہشت گردی کا مسلسل شکار ہے لہٰذا حکومت نے اپنی بین الاقوامی و انتظامی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جرائم کے خاتمے کے لئے ٹھوس اقدامات اُٹھاتے ہوئے گواہان کو تحفظ بخشنے کے لیئے قانون سازی کی ہے۔ پاکستان میں رائج انسدادِ دہشت گردی کا قانون مجریہ 1997ء عمومی طور پر انسداد دہشت گردی کی عدالت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ اگر عدالت ضروری سمجھے تو موجودہ وسائل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسی گواہ، جج ، (رُکن)، استغاثہ، وکیل یا کسی دوسرے شخص کو انسداد دہشت گردی کے قانون کے تحت کسی مقدمے کی کارروائی کے دوران تحفظ فراہم کرنے کے احکامات جاری کرسکتا ہے، یہ تحفظ درجِ ذیل طریقوں سے بہم پہنچایا جاسکتا ہے۔

(ا) جہاں ضروری سمجھا جائے کارروائی کو خفیہ رکھا جائے اور عام عوام کو مقدمے کی سماعت یا کارروائی سے دور رکھا جائے تاکہ مقدمے کے جج (رکن)، وکیل، گواہ یا مقتولین کے ورثاء کو تحفظ بخشا جاسکے یا لوگوں کو عدالت میں جج کو دھمکانے یا دباؤ ڈالنے یا خطرناک ماحول بنانے کی غرض سے رش لگانے اور ہجوم اکٹھا کرنے سے روکا جاسکے۔

(ب) ججوں (اراکین)، وکلاء، سرکاری وکیل استغاثہ، گواہان اور دیگر کارروائی سے متعلقہ افراد کے نام شائع نہ کرکے۔ اور

(ج) تفتیش یا مقدمے کی کارروائی کے دوران جب کبھی بھی ملزم کی شناخت کا سوال پیدا ہو، وہ گواہ جو ملزم کو شناخت کر رہے ہوں کو ضروری تحفظ مہیا کیا جائے، تاکہ شناخت کو ملزم سے خفیہ رکھا جاسکے۔

انسدادِ دہشت گردی کے قانون مجریہ 1997ء کے تحت حکومت ججوں، اراکین، ملزمان، گواہان، استغاثہ یا وکیل صفائی یا مقدمے کی کارروائی سے متعلقہ کسی اور شخص کو تحفظ فراہم کرنے کے لیئے دیگر ضروری اقدامات بھی اُٹھا سکتی ہے۔ (دفعہ 21، قانون برائے انسدادِ دہشت گردی مجریہ 1992ء)۔

پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ وفاق کے زیرِ اختیار علاقوں میں "گواہان کے تحفظ، سلامتی اور فوائد کا قانون مجریہ 2017ء" رائج کیا گیا ہے جبکہ صوبہء سندھ میں "قانون برائے تحفظِ گواہان مجریہ 2013ء" اور صوبہ بلوچستان میں "قانون برائے تحفظ گواہان مجریہ

2016ء رائج ہے۔

متذکرہ بالاقوانین کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

پروگرام برائے تحفظِ گواہان:

متذکرہ بالا قوانین کے تحت فوجداری مقدمات کے گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے متعلقہ حکومتیں گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کریں گی جس کے تحت:

(ا) ایسے ضروری انتظامات عمل میں لائے جائیں گے جو:

(1) گواہان کو نئی شناخت استعمال کرنے کی اجازت دیں گے؛

(2) گواہ کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ مقدمے کی کارروائی اور تفتیش کے دوران نقاب پہن کر، اپنی آواز بدل کر، اپنا حلیہ بدل یا کسی دوسرے طریقے سے اپنی شناخت تبدیل کر سکے؛

(3) تحفظ یافتہ شخص کو ویڈیو کانفرنسنگ کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ قانونِ ھٰذا کے تحت قائم کردہ متعلقہ اتھارٹی نے اِس ضمن میں انتظامات کی منظوری دی ہو؛

(ب) گواہ کی جگہ بدلنا؛

(ج) گواہ کو رہائش مہیا کرنا؛

(د) گواہ کی جائیداد کی منتقلی کے لیئے ذرائع آمدورفت مہیا کرنا؛ (صوبہ سندھ اور بلوچستان کے قوانین برائے تحفظِ گواہان)

(ہ) جب ضرورت ہو گواہ کو ضروریاتِ زندگی کے حصول کے لیئے معقول مالی معاونت فراہم کرنا؛

(و) اگر تحفظ فراہم کرنے کے اس پروگرام میں شرکت کی وجہ سے تحفظ یافتہ شخص قتل ہو جائے یا مستقل طور پر معذور ہو جائے تو اُس کے نابالغ لواحقین کو مفت تعلیم مہیا کرنا؛

(ز) معقول وقت کے لیئے گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے خصوصی انتظامات کرنا؛

(ح) متذکرہ بالا تحفظات اور سہولیات اگر وہ اِن کا تقاضا کرے تو اُس کے خاندان کے دیگر افراد کو بھی مہیا کیئے جائیں گے؛

ایڈوائزری بورڈ اور حفاظتی مراکز کا قیام (Protection Unit):

گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے وفاقی (قانون) و صوبائی قوانین کے مطابق وفاق اور صوبہ جات میں متعلقہ محکمہ جات کے اعلیٰ عہدیداران پر مشتمل ایڈوائزری بورڈ تشکیل دیا جائے گا جس کا مقصد قوانین ھٰذا کے تحت قائم کردہ حفاظتی مراکز (Protection Unit) کے انتظامی معاملات کی نگرانی، تخمینے کے مطابق ضروری بجٹ منظور کرنا اور متعلقہ قوانین کو مدِنظر رکھتے ہوئے گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیئے پالیسیاں وضع کرنا ہے۔ اسی طرح تمام متذکرہ بالا قوانین کے تحت گواہان کو تحفظ دینے کی غرض سے انتظامی محکمہ (وفاقی قانون کے مطابق) یا صوبائی محکمہء داخلہ میں گواہان کے لیئے حفاظتی مراکز قائم کیئے جائیں گے۔ قوانین ھٰذا کے تحت قائم کردہ حفاظتی مراکز کی درج ذیل ذمہ داریاں ہونگی:-

(ا) گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کے پروگرام کا اجراء اور قیام؛

(ب) پروگرام میں شمولیت یا اخراج کی بابت/متعلق اہلیت کا معیار متعین کرنا؛

(ج) یہ وضع کرنا کہ گواہ کو کس قسم کا تحفظ مہیا کیا جائے گا؛

(د) حکومتی اداروں، محکموں، ایجنسیوں یا کسی دیگر فرد کو گواہ کے تحفظ کے اقدامات کو اپنانے کی ہدایات دینا اور

(ہ) قوانین ھٰذا یا حکومت کی جانب سے دیئے گئے احکامات کی تعمیل میں دیگر ضروری افعال سرانجام دینا؛

گواہان کی حفاظتی پروگرام میں شمولیت:

صوبہ سندھ اور بلوچستان کے قوانین برائے تحفظ گواہان حفاظتی پروگرام میں شرکت کے لیئے چند معیارات بھی وضع کرتے ہیں متعلقہ قوانین کے تحت قائم کردہ کمیٹی کی رپورٹ اور سفارشات کو درج ذیل نکات کی بنیاد پر جانچتے ہوئے کسی گواہ کی حفاظتی پروگرام میں شمولیت کا فیصلہ کیا جائے گا:

(ا) جرم جس میں گواہی دینا مطلوب ہے انتہائی سنگین نوعیت کا ہے؛

(ب) بیان کی نوعیت اور اہمیت؛

(ج) گواہ کو لاحق ممکنہ خطرے کی نوعیت؛

(د) گواہ کا کسی دوسرے گواہ جس کو حفاظتی پروگرام میں شمولیت کے لیے پرکھا جا رہا ہے سے تعلق یا رشتے داری کی نوعیت؛

(ہ) اگر گواہ کو تحفظ نہ بخشا گیا تو کوئی ایسا خطرہ جس سے عوامی مفادات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو؛

(و) کارروائی کی نوعیت جس میں گواہ شہادت دے رہا ہو یا دینے کا ارادہ رکھتا ہو؛

(ز) اِن امکانات کا جائزہ لینا کے گواہ یا متعلقہ شخص اپنے حالات، شخصی خصوصیات، خانگی تعلقات وغیرہ کے متعلق حفاظتی پروگرام سے مطابقت اختیار کرے گا؛

(ح) گواہ یا متعلقہ شخص کو تحفظ فراہم کرنے کے عمل پر اُٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ؛

(ط) پروگرام میں شمولیت کے لیئے کئے گئے نفسیاتی و ذہنی کیفیات کے تجربے کے نتائج؛

(ی) یہ جائزہ لینا کہ آیا گواہ کو تحفظ دینے کے متبادل قابلِ عمل طریقے بھی موجود ہیں؛

(ک) آیا گواہ کا کوئی سابقہ مجرمانہ ریکارڈ خاص طور پر سنگین جرائم کے متعلق موجود ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اُس کا حفاظتی پروگرام میں شامل کیا جانا عوام کے لیئے نقصان دہ ہے؛ اور

(گ) دیگر کوئی اور خصوصیات جنہیں مرکز کا سربراہ اہم متصوّر کرے۔ قوانین ھٰذا کے مطابق کوئی بھی گواہ اُس وقت تک حفاظتی پروگرام میں شامل نہیں کیا جائے جب تک وہ تحریری طور پر پروگرام میں شمولیت کی رضامندی نہ دے؛

تحفظ یافتہ شخص کے ساتھ معاہدہ:

کسی بھی شخص کو قانون ھٰذا کے تحت تحفظ فراہم کیئے جانے سے قبل مذکورہ شخص تحریری طور پر ایک معاہدہ کرے گا جس میں اُس کی ذمہ داریاں درج ہونگی۔ مذکورہ معاہدے کے تحت تحفظ یافتہ شخص درج ذیل ذمہ داریوں کو قبول کرے گا:

(ا) جرم سے متعلق تمام متعلقہ قانون نافذ کرنے والے افراد کے رُوبرُو اور ضروری کارروائیوں کے دوران گواہی دے گا۔

(ب) کسی جرم کے ارتکاب سے اجتناب برتے گا۔

(ج) لوگوں کو حاصل حفاظت ظاہر کرنے یا بتانے سے حتی المقدور احتیاط برتے گا۔

(د) اپنے خلاف آنے والے دیوانی فیصلہ جات اور اپنی قانونی ذمہ داریوں کی تعمیل کرے گا۔

(ہ) وہ سرکاری اہلکار جو اسے تحفظ فراہم کر رہے ہیں سے مکمل تعاون کرے گا؛ اور

(و) یونٹ کو اپنی سرگرمیوں اور موجودہ پتے سے مطلع رکھے گا۔

سندھ اور بلوچستان کے قوانین تحفظ یافتہ شخص پر چند مزید ذمہ داریاں بھی عائد کرتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

(ا) اپنی اُن تمام مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنا جن کی ادائیگی حفاظتی مرکز کے ذمہ نہ ہے؛

(ب) ایسی سرگرمیوں سے گریز کرنا جن کی وجہ سے خود اُس کو یا کسی دوسرے تحفظ یافتہ شخص کو کوئی نقصان پہنچے؛

حفاظتی معاہدے کی تنسیخ / منسوخی:

وفاق میں رائج گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کا قانون مجریہ 2017ء معاہدے کی شرائط سے انحراف کو معاہدے کے انفساخ کی صورت قرار دیتا ہے جبکہ سندھ اور بلوچستان کے قوانین متفقہ طور پر دیگر چند صورتوں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جو حفاظتی معاہدے کی تنسیخ کا باعث بن سکتی ہیں؛

(i) جب گواہ کا طرزِ عمل حفاظتی پروگرام کے تحفظ اور سلامتی کے لیئے خطرہ ہو جائے؛

(ii) وہ حالات جن کی بناء پر گواہ کو تحفظ فراہم کی گیا تھا ختم ہو گئے ہوں؛

(iii) گواہ کے تحفظ کو مزید خطرہ لاحق نہ ہو؛

(iv) گواہ کے تحفظ کے لیئے اطمینان بخش متبادل انتظامات کر لیئے گئے ہوں؛

(v) گواہ نے جھوٹ اور غلط بیانی پر مبنی درخواست کی بنا پر یا جان بوجھ کر کچھ معلومات چھپا کر تحفظ حاصل کیا ہو؛

(vi) گواہ کی مزید گواہی کی ضرورت نہ رہی ہو اور کارروائی کے ختم ہونے کے متعلق تحریری طور پر حفاظتی مرکز کو مطلع کر دیا گیا ہو؛

گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کے عدالتی احکامات:

سندھ اور بلوچستان کے قوانین برائے تحفظِ گواہان کی رُو سے جب کسی گواہ کو تحفظ فراہم کرنا مقصود ہو گا تو حفاظتی مرکز عدالت سے رجوع کرے گا کہ عدالت اِس ضمن میں احکامات صادر کر کے کسی شخص یا اشخاص کو اجازت دے گی کہ:

(ا) وہ تحفظ یافتہ گواہان کے متعلق پیدائش واموات کے ریکارڈ یا نکاح رجسٹر میں نئے اندراجات کروائے۔

(ب) گواہ کو نئی شناخت اور شناختی دستاویزات جاری کرے۔

حفاظتی مرکز کی درخواست کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عدالت اگر محسوس کرے کے کسی شخص کو گواہی دینے کی صورت میں جان کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے تو وہ گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کے احکامات جاری کر سکتی ہے۔ گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کی درخواست پر تمام کارروائی کو خفیہ رکھا جائے گا۔

گواہ کو تحفظ فراہم کرنے سے متعلق جرائم:

صوبہء سندھ اور صوبہء بلوچستان کے قانون برائے تحفظِ گواہان میں اُن افعال کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کا ارتکاب متعلقہ قوانین کے تحت جرم متصور ہو گا اُن جرائم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کوئی شخص جو:-

(ا) جان بوجھ کر غیر ذمہ داری سے کسی غیر مجاز شخص کو تحفظ یافتہ شخص تک رسائی دے۔

(ب) جان بوجھ کر یا غیر ذمہ داری سے قوانینِ ھذا کے برخلاف درج ذیل معلومات ظاہر کرے؛

(i) تحفظ یافتہ شخص کی شناخت؛

(ii) یہ معلومات کے ایک مخصوص شخص/گواہ زیرِ تحفظ ہے؛

(iii) اُس محفوظ مقام یا جگہ کا ظاہر کرنا جہاں تحفظ کی غرض سے کسی گواہ کو رکھا گیا ہے؛

(iv) ایسی کسی معلومات کا افشاء کرنا جن کی وجہ سے گواہ کی شناخت یا قیام کا پتہ چلے؛

(v) ایسی کسی معلومات کا افشاء کرنا جن کی وجہ سے حفاظتی مرکز کی سلامتی داؤ پر لگ جائے؛

(vi) ایسی معلومات جو تحفظ یافتہ شخص کی شناخت یا جگہ بدلنے کے متعلق ہوں؛

(vii) ایسی معلومات جن سے مذکورہ شخص کا تحفظ داؤ پر لگ جائے؛

(ج) جان بوجھ کر یا غیر ذمہ داری سے متعلقہ قوانین کی شقات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے معلومات افشاء کرے یا حفاظتی مرکز کے سربراہ کی جانب سے جاری کردہ شرائط سے انحراف کرے، تو وہ قانون ھٰذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا اور اُسے جرمانے یا سزائے قید جو تین برس سے زائد نہ ہو کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

(2) کوئی شخص جو؛

(i) جان بوجھ کر حفاظتی مرکز کے افسران اور اراکین کے افعال کی سرانجام دہی میں رکاوٹ پیدا کرے؛ یا

(ii) قانون ھٰذا کے تحت دیئے گئے تحفظ کے حصول کے لیئے غلط اور جھوٹ پر مبنی معلومات مہیا کرے تو اُس شخص کو جرمانے اور قید کی سزا جو پانچ برس سے زائد نہ ہو کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

جرائم جن میں تحفظ مہیا کیا جائے گا

تحفظ برائے گواہان کے قوانین میں اُن جرائم کی ایک فہرست بھی دی گئی ہے جن سے متعلقہ گواہان کو تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ مذکورہ فہرست میں درج ذیل جرائم آتے ہیں۔

(1) غداری۔

(2) بغاوت۔

(3) قتل۔

(4) عصمت دری(Rape)۔

(5) عوامی تشدّد۔

(6) رہزنی۔

(ا) جب حالات مشتعل ہو جائیں؛ اور

(ب) جب موٹر گاڑی چھینی گئی ہو۔

(7) اغواء۔

(8) انصاف کی فراہمی میں خلل ڈالنا۔

(9) دروغِ حلفی۔

(10) 16 برس سے کم عمر بچے پر غیر مناسب طور پر حملہ کرنا جس کے باعث اُس کو شدید جسمانی ضرر پہنچے۔

(11) منشیات یا منشیات کی اسمگلنگ سے متعلق جرائم اگر:

(ا) مواد کی قیمت دس لاکھ سے زائد ہو یا

(ب) جرم کا ارتکاب کسی قانون نافذ کرنے والے شخص سے ہوا ہو۔

(12) انسدادِ دہشت گردی کے قانون میں درج جرائم۔

(13) جرم جو اسلحے، گولہ بارود یا دھماکہ خیز مواد سے متعلق یا ان کی اسمگلنگ سے متعلق ہو یا کسی خودکار یا نیم خودکار ہتھیار یا دھماکہ خیز مواد کو قبضے میں رکھنے کے متعلق ہو۔

(14) کوئی ایسا جرم جو بدعنوانی، بھتہ خوری، چوری، دھوکہ دہی، جعل سازی کی حاصل کردہ رقم کی منتقلی سے متعلق ہو جس میں:

(ا) پچاس لاکھ روپے سے زائد رقم ملوث ہو؛ یا

(ب) دس لاکھ روپے سے زائد رقم ملوث ہو لیکن جرم کسی شخص گروہ، منظم گروہ یا ادارے نے مشترکہ سازش کے تحت سرزد کیا ہو؛

(ج) جب جرم کسی قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکار نے سرزد کیا ہو اور جرم میں دس لاکھ روپے تک کی رقم ملوث ہو یا جرم کسی گروہ، منظم گروہ یا ادارے کے رُکن کے طور پر مشترکہ سازش کے تحت سرزد کیا گیا ہو۔

(15) کوئی ایسا جرم جو کسی قانون کے تحت ریاست کا امن تباہ کرنے کا جرم متصور ہوتا ہو۔

(16) کوئی سازش، فتنہ انگیزی یا اقدام جو مندرجہ بالا جرائم کے ارتکاب کے لیے کی جائیں۔

(17) دیگر کوئی بھی مجوزہ جرم۔

(18) کوئی دیگر جرائم جن کے بارے میں کہا جائے کہ ان کا ارتکاب:

(ا) کسی شخص، افراد کے گروہ، منظم گروہ یا کسی ادارے نے باقاعدہ کسی منظم سازش کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے کیا ہے یا

(ب) کسی قانون نافذ کرنے والے ادارے کے رُکن نے کیا ہو اور اُس کے بارے میں حفاظتی ادارے کا خیال ہو کہ گواہ کو تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے۔

مزید معلومات کے لئے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

غناءِ سحر

افسر تحقیق

قانون و انصاف کمیشن پاکستان

سیکنڈ فلور، سپریم کورٹ بلڈنگ، کانسٹیٹیوشن ایونیو،

اسلام آباد۔